بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

REGD NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم چہارشنبہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۱ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۲ وفا ۱۳۳۸ ہش ۲۲ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے، عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب - نخلہ

نخلہ ۲۰ جولائی سوا دس بجے صبح -

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ مگر ٹانگ میں درد کی شکایت کل بھی رہی ۔ رات نیند اچھی آگئی ۔ صبح ٹانگ میں درد کی شکائت فرمائی ۔ عام طبیعت بہتر ہے ۔ احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ؎

خاکسار :- ڈاکٹر مرزا منور احمد

بوقت سوا دس بجے صبح - نخلہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۹ء

بی ۔ اے کے امتحان میں جامعہ نصرت ربوہ کا شاندار نتیجہ

نتیجہ ۹۳.۳ فیصد رہا

جامعہ نصرت ربوہ سے امسال پندرہ طالبات بی ۔ اے کے امتحان منعقدہ مئی ۱۹۵۹ء میں شریک ہوئیں ۔ جن میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چودہ کامیاب ہوئیں ۔ ایک طالبہ نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہے ۔ اور تین نے سیکنڈ ڈویژن ۔ نتیجہ ۹۳.۳ فیصد رہا جبکہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان کی اوسط ۴۵.۳ ہے ۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
(۱)	رشیدہ تسنیم	۲۳۰
(۲)	امۃ المجید	۲۸۳ سیکنڈ ڈویژن
(۳)	شمیم طاہرہ	۲۶۳ " "
(۴)	امۃ الرشید غنی	۳۲۴ فرسٹ "
(۵)	مسعودہ	۲۴۷
(۶)	رشیدۃ البشریٰ	M.L.
(۷)	امۃ الحمید	M.L.
(۸)	بشریٰ ناہید	۲۴۸
(۹)	خورشیدہ زہرہ	۲۸۰ سیکنڈ ڈویژن
(۱۱)	عاصمہ اسمٰعیل	۲۴۰
(۱۲)	رضیہ اسمٰعیل	M.L.
(۱۳)	فرخندہ اختر	۲۴۵
(۱۴)	رفیعہ غزنوی	۲۳۲
(۱۵)	حمیدہ بانو	۲۲۱

مسجد محمود ربوہ میں

ایک اہم جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد محمود ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالصدر جنوبی کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے ۔ جس میں ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر سابق انچارج احمدیہ مشن امریکہ "امریکہ میں موجودہ مذہبی رجحانات" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے ۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ بھی دیا جائے گا ۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر مستفید ہوں ؎

زعیم محلہ دارالصدر جنوبی
کوارٹرز تحریک جدید)

ایف ۔ اے ایف ایس سی کے امتحان میں ثانوی تعلیمی بورڈ کا نتیجہ ۳۶.۴ فیصد رہا

لاہور ۲۱ جولائی ۔ ثانوی تعلیمی بورڈ نے اپریل ۵۹ء میں منعقد ہونے والے ایف ۔ اے ۔ ایف ایس سی کے امتحان کے نتیجہ کا اعلان کر دیا ہے ۔ اس امتحان میں اس مرتبہ مجموعی طور پر سترہ ہزار آٹھ سو چالیس امیدوار شریک ہوئے ۔ جن میں سے چھ ہزار پانچ سو سات کامیاب ہوئے ۔ اس طرح کامیابی کا تناسب ۳۶.۴ فی صد رہا ؎

گورنروں کی کانفرنس

کراچی ۲۱ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنروں کی اعلیٰ سطح کی کانفرنس اب اس مہینے کی بجائے آئندہ ماہ کے اوائل میں ہو گی ؎

ایف ۔ اے کے امتحان میں جامعہ نصرت ربوہ کا شاندار نتیجہ

۲۶ طالبات میں سے ۱۹ کامیاب ہوئیں نتیجہ ۷۳ فیصد رہا

جامعہ نصرت ربوہ سے امسال ۲۶ طالبات ایف ۔ اے کے امتحان میں شریک ہوئیں ۔ جن میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹ طالبات کامیاب ہوئیں ۔ تین کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں نتیجہ ۷۳ فیصد رہا ۔ جبکہ سیکنڈری بورڈ کی اوسط ۳۶ فیصد ہے ۔ پاس شدہ طالبات کے نام مع ان کے حاصل کردہ نمبروں کے درج ذیل ہیں ۔

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
(۱)	محمودہ عصمت	۳۸۵
(۲)	قمر ضیاء	۴۱۱
(۳)	امۃ القدوس	۴۷۷
(۴)	صاحبزادی امۃ الشکور	۴۲۲
(۵)	امۃ الحفیظ راحیلہ	۴۹۸
(۶)	طاہرہ حمید	۴۶۶
(۷)	بشریٰ خانم	۴۷۰
(۸)	بشریٰ شاہدہ	۴۲۴
(۹)	ناصرہ	۴۲۹
(۱۰)	طاہرہ شاہ	۴۵۹
(۱۱)	خالدہ عشرت	۳۱۴
(۱۲)	ثریا	۴۹۳
(۱۳)	عائشہ	۴۴۷
(۱۴)	طیبہ	۵۲۵
(۱۵)	لئیقہ بخاری	۳۳۷
(۱۶)	ثریا شیریں	۴۳۳
(۱۷)	ثریا	۴۰۰
(۱۸)	امۃ الکریم	۲۷۷
(۱۹)	منصورہ	۴۸۴
(۲۰)	سعیدہ نذیر	کمپارٹمنٹ انگریزی
(۲۱)	امینہ	" "
(۲۲)	نسیم	" جغرافیہ

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۹ء

اللہ تعالیٰ کا وجود

روسی وزیر اعظم مسٹر کروشچیف نے سوستووک۔ پولینڈ میں کان کنوں کی تیسری بین الاقوامی کانفرنس کو جس میں ۳۵ ممالک کے کمیونسٹ یا کمیونزم سے متاثر نمائندوں نے حصہ لیا خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"میں سرمایہ داری کے زوال پر ایسا ہی یقین رکھتا ہوں۔ جیسا کہ مجھے کل کے طلوع آفتاب پر یقین ہے یہ جنگ کا نتیجہ ہے۔ کہ آج نوے کروڑ لوگ اشتراکیت کے زیر سایہ ہیں۔ لیکن اس نتیجہ کی بہت قیمت دینی پڑی ہے۔ اب جنگ ہمیشہ کے لئے ختم ہونی چاہیئے۔ سویٹ یونین جنگ کا آغاز کبھی نہیں۔ کبھی نہیں کبھی نہیں کرے گی۔ ایک وقت آئے گا کہ سرمایہ دار ڈریں گے کہ کہیں ان کے شہری ہمارے پاس نہ آنے لگیں۔ مجھے علم نہیں یہ کب ہوگا۔ ہم جنگ کے ذریعہ کمیونزم کو مسلط نہیں کریں گے۔ لوگوں کو قتل نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر خدا موجود ہے تو وہ ان سرمایہ داروں کو پکڑ کر باہر نکال دیگا۔ جس طرح یسوع مسیح نے سودخواروں کو مقدس سے پکڑ کر باہر نکالا تھا۔ یہ بائیبل میں لکھا ہے مارکس میں نہیں۔"

یہ تقریر ایک نمونہ ہے ان تقریروں کا جس قسم کی تقریریں آجکل امریکہ اور روس کے سربراہ کر رہے ہیں۔ دونوں بلاک ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہرگز ہرگز جنگ نہیں چھیڑیں گے۔ جو کچھ کر رہے ہیں صرف امن کی خاطر کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ایک دوسرے کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ جس طرح روس کہتا ہے کہ سرمایہ داری جلد مٹ جائے گی۔ اسی طرح امریکہ کہتا ہے کہ اشتراکیت کا جلد خاتمہ ہو جائے گا۔

خیر کروشچیف کی اس تقریر میں یہ فقرہ قابل غور ہے کہ اگر خدا موجود ہے۔ تو وہ سرمایہ داروں غداروں کو پکڑ کر نکال باہر کرے گا۔ اسی طرح جس طرح یسوع مسیح نے سودخواروں کو مقدس سے نکال باہر کیا تھا۔

سوال یہ ہے کہ جیسا کہ خروشچیف کا عقیدہ ہے اگر خدا (نعوذ باللہ) موجود نہیں تو پھر کیا ہوگا؟ یہ فقرہ خروشچیف کے منہ سے نکلنا واقعی عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے۔ "اگر خدا ہے" کے الفاظ صرف ایسے شخص کے مونہہ سے ہی نکل سکتے ہیں۔ جس کو انکار خدا کے عقیدہ میں شبہ پیدا ہوگیا ہو۔ کم از کم اس سے یہ اندازہ کرنا غیر موزوں نہیں ہے۔ کہ خروشچیف کے دل کی گہرائیوں میں کہیں نہ کہیں خدا تعالیٰ کے وجود کا عقیدہ ابھی تک سرکتا ہے۔ جو غیر شعور سے ابھر کر اس کی زبان پر آگیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر اس کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ جس طرح یسوع مسیح نے سودخواروں کو مقدس سے نکال باہر کیا تھا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ (اگر وہ ہے) سرمایہ داروں غداروں کو نکال باہر کرے گا۔ یسوع مسیح بہرحال اللہ تعالیٰ کا ہی نمائندہ تھا۔ اس نے خدا تعالیٰ کی راہنمائی ہی سے وہ کیا تھا۔ اور خود خروشچیف کے یہ مثال دینے سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اسکے نزدیک اللہ تعالیٰ کو سرمایہ پرستی مرغوب نہیں ہے۔ اور وہ سرمایہ داروں کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے خروشچیف مطمئن ہے کہ مذہب بھی اس کی تائید کرتا ہے یعنی اشتراکیت مذہب سے متصادم نہیں۔ بلکہ ان دونوں میں اتحاد ممکن ہے۔

یہ تو بات کا ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہوسکتا ہے کہ خروشچیف نے خاصکر پولینڈ میں ایسی بات اس لئے کہی ہے۔ کہ اس کے خیال میں پولینڈ میں ابھی اللہ تعالیٰ کے ماننے والے کافی تعداد میں موجود ہیں محض ان کو متاثر کرنے کے لئے کہ مذہب کے نزدیک بھی سرمایہ پرستی قابل مذمت ہے اس لئے خواہ تم مذہب کے نقطہ نگاہ سے بھی دیکھو تو تم کو سرمایہ پرستی کے خلاف ہونا چاہیئے۔

بہرحال خروشچیف کے اس فقرہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ خالص الحاد ابھی اشتراکی ممالک میں بھی کامیاب نہیں ہوسکا۔ اور یا پھر یہ کہ اشتراکی ممالک کے لوگ بھی مارکس کے فلسفہ الحاد سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف غیر شعوری طور پر ہی سہی رجوع کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ تعجب خیز نہیں کہ خود روس ہی کے اندر سے کوئی چشمہ پھوٹے۔ جو عوام کے دلوں کی خشک کھیتیوں کو از سر نو سیراب کر دے ایسا ہمیشہ ہی ہوتا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے فرعون کے گھر میں پرورش پائی۔

بھی۔

روسی بھی آخر انسان ہیں اور انسانوں کا ایک جم غفیر (نوے کروڑ) بقول خروشچیف اس وقت اشتراکیت کے زیر اثر ہے۔ اگر کوئی اور حادثہ نہ بھی ہو۔ تو پھر بھی یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ انسانوں کا اتنا عظیم حصہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا منکر بنا رہے۔ ہمیں یقین ہے کہ کسی نہ کسی دن روس اور دیگر اشتراکی ممالک میں بھی انسانی فطرت بیدار ہوگی۔ اور جبر کے اس جوا کو اپنے کندھوں سے اتار پھینکے گی۔ جو کلیاتی نظریہ نے ان پر ڈال رکھا ہے۔ یقیناً وہ دن اسلام کی فتح کے آغاز کا دن ہوگا۔ کیونکہ انسان کی ترقی یافتہ ذہنیت کو اب صرف اسلام ہی مطمئن کر سکتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی سے واضح ہوتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ روس کے ذریعہ اسلام دنیا میں پھیلے گا۔ اگرچہ پیشگوئی میں وہ زمانہ اب سے بہت دور بتلایا گیا ہے لیکن بہت ممکن ہے۔ کہ اس کے ابتدائی مراحل بہت جلد طے ہونے شروع ہوجائیں۔

فحاشی کا انسداد

برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف لارڈز نے بھی قحبہ گری کے خلاف بل پاس کر دیا ہے۔ اب صرف شاہی دستخط ہونے باقی ہیں۔ یہ بل ڈاکٹر بلی گراہم امریکی پادری کی اس شکایت پر پیش کیا گیا تھا۔ کہ لنڈن کی گلیوں اور پارکوں میں یہ برائی ناقابل برداشت حد تک بڑھی ہوئی ہے۔ ہاؤس آف لارڈز میں بحث پر حصہ لیتے ہوئے لارڈ بیلفور آف برلے نے کہا کہ یہ بل سخت تعجب خیز ہے اس سے مرد اور عورت کے اخلاق میں امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ یہ برائی مردوں کی طلب کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بادی النظر میں لارڈ بیلفور کا اعتراض صحیح ہے۔ اس بل کے رو سے ایسی عورتوں کو جیل میں ٹھونسا جائے گا۔ جہاں تک نفس جرم کا معاملہ ہے۔ مرد اور عورت دونوں مجرم ہیں۔ اور اسلام نے دونوں میں کوئی تفریق نہیں کی۔ دونوں کے لئے یکساں سزا کا حکم ہے۔ برطانیہ میں یہ بل پاس ہوا ہے۔ اس کا منشاء شاید نفس جرم کی سزا دینا نہیں ہے۔ بلکہ گلیوں اور پارکوں کو پاک کرنا ہے عیسائیت کے رو سے تو صرف ارتکاب ہی جرم نہیں۔ بلکہ بری نظر سے دیکھنا بھی جرم ہے۔ اسلام حکومت کو جو صرف ظاہر پر حکم لگا سکتی ہے۔ دلی کیفیتوں کی سزا کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ جرم کے ارتکاب کی سخت سزا دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر معاشرہ میں پاکیزہ فضا قائم نہیں رہ سکتی۔

برطانوی حکومت عملاً ایک مذہبی حکومت نہیں ہے۔ لیکن اس برائی کی وجہ سے شہروں اور ملک کی جو فضا گندی ہوتی ہے۔ اس کو محسوس کرنے پر مجبور ہے۔ اس لئے اس نے پابندی لگانا مناسب سمجھا ہے۔ مگر اس سے

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

عبداللہ خاں

احمدیت کا وہ فرزند جواں — وہ کراچی کا امیرِ کارواں
خوبصورت، صاف دل، شیریں بیاں — سربراہِ مجلسِ زندہ دلاں
دردمند و غمگسار و مہرباں — محفلِ احباب کی روحِ رواں
آستانِ یار اس کا آستاں — باعثِ صد رشک اسکی داستاں
الفتِ محمود اُسے تسکینِ دل — خدمتِ دیں راحت و آرامِ جاں
کس قدر ممتاز آتا تھا نظر — وہ گروہِ عاشقاں کے درمیاں
ہر کٹھن منزل پہ سرگرمِ عمل — موردِ آلامِ جسمِ ناتواں
سعیٔ پیہم سے بفضلِ کردگار — خدمتِ قوم و وطن میں کامراں
ان گنت آنکھوں کا تارا بن گیا — نورِ چشمِ حضرتِ نصر اللہ خاں
زندگی پائیں گے اس کے ذکر سے — صدق و اخلاص و وفائے دوستاں
موت اس کی دلگداز و دلفریب — عارضی فرقت۔ وصالِ جاوداں
پاک مقصد، سعی خوب، انجام نیک — مرحبا۔ صد مرحبا عبداللہ خاں

عبدالمنان ناہید

والد محترم حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب۔ جیسلٹن بورنیو)

(۱)

(اس عاجز کے ایک لمبے عرصہ سے بیرونی ممالک میں ہی رہنے کی وجہ سے میری والدہ رضی اللہ عنہا اور میرے خادم دین داماد صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی رضی اللہ عنہ کی مانند اب قبلہ میاں جی یعنی اس عاجز کے بزرگ والد محترم بھی میری عدم موجودگی میں ہی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قبلہ میاں جی رضی اللہ عنہ ہمارے گھر کی جان تھے اور ہمارے سارے خاندان کا نقطہ مرکزی۔ بوقت وفات عمر ۸۰ سال تھی۔ ۵۰ کی تعداد میں اپنے بیٹے بیٹیاں، پوتے پڑپوتے اور نواسے نواسیاں چھوڑے اور سارے خاندان کے افراد کی تعداد تو کئی سو افراد پر مشتمل ہے۔

آپ ۱۹۰۹ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مگر آپ سے قبل نور احمدیت ۱۹۰۱ یا ۱۹۰۲ میں ہی اس خاندان میں داخل ہو چکا تھا اور محترم ماموں جان (یعنی محترم والد صاحب کے ماموں جان) حضرت منشی برکت علی خان صاحب شملوی رضؓ آپ کی اہلیہ رضؓ صاحبہ اور والدہ صاحبہ رضؓ اور حضرت دادا جان مولوی عمر الدین صاحب رضؓ (ضلع جالندھر) اور دادی صاحبہ رضؓ اور عاجز کے چچا جان اور پھوپھیاں سبھی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی احمدیت کی نعمت پالی تھی۔

حضرت والد صاحب کا خانصاحب تو سرکاری خطاب تھا مگر جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک تقریر میں آپ کو "مولوی فرزند علی صاحب" کے الفاظ سے یاد فرمایا جب سے اس "مولوی" کے خطاب کی آپ کے دل میں زیادہ قدر ہو گئی تھی۔ اور آپ فخریہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے "مولوی" کا خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین نے عطا فرمایا ہے۔

آپ میں متعدد صفات حسنہ نمایاں تھیں۔ جن میں سے بعض کا تذکرہ واقعاتی رنگ میں ان شاء اللہ مفید ہوگا۔

جذبہ خدمت اسلام و تبلیغ حق؛

آپ فیروزپور قلعہ میں سرکاری ملازم تھے۔ اور قبل از احمدیت بھی خدمت اسلام کے جذبہ کے ساتھ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سرگرم ممبر تھے۔ آخر جب ۱۹۰۹ء میں فضل الٰہی انہیں نور احمدیت کی طرف کھینچ لایا تو بیعت کا اعلان بھی ایسے رنگ میں کیا جو بذات خود تبلیغ ہی کا رنگ رکھتا تھا۔ یوں ہوا کہ بیعت سے چند ماہ قبل شہر میں یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ منشی فرزند علی صاحب بھی "مرزائی" ہو گئے ہیں۔ مگر آپ ابھی تحقیق حق اور خاموش دعاؤں کے زمانہ میں سے گزر رہے تھے۔ آخر جب بیعت کا ارادہ پختہ ہو گیا تو آپ نے فیروزپور کے احمدی احباب کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ ایک جلسہ کروایا جائے۔ چنانچہ دو روزہ جلسہ منعقد ہوا۔ جب یہ ختم ہوا تو حضرت والد صاحب نے سٹیج پر کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ ایک لمبی تحقیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احمدیت کی سچائی منکشف فرمائی ہے۔ اور آج میں پبلک میں اعلان کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

ترک بدی

بیعت کی سب سے پہلی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ مدتوں سے جو آپ کو حقہ نوشی کی عادت راسخ ہو چکی تھی۔ اور جسے احمدیت سے قبل ترک کرنے کی چند مرتبہ ناکام کوشش بھی کر چکے تھے اس عادت کو یک قلم موقوف کر دیا۔ بیعت سے قبل آپ کے استفسار پر خواجہ کمال الدین صاحب نے بتا دیا تھا۔ کہ گو کلی طور پر ممنوع اور حرام تو نہیں لیکن حقہ نوشی کی عادت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ناپسند ضرور فرمایا ہے۔ اس پر آپ نے کہا کہ بہت اچھا جس چیز کو میرا مرشد ناپسند فرماتا ہے۔ میں اسے ان شاء اللہ کلی طور پر ترک کر دوں گا۔

مگر دیرینہ پختہ عادت کو ترک کرنا بھی کار دارد ہوتا ہے۔ بیعت کے دن کے بعد جو سب سے پہلی رات آئی اور عین تہجد کے وقت آپ کی آنکھ کھلی تو یہی وہ وقت تھا جبکہ روزانہ نماز فجر سے آدھ پون گھنٹہ قبل آپ بلا ناغہ ہر روز حقہ طلب کیا کرتے تھے۔ اور حقہ نوشی کے بغیر چارپائی سے اٹھنا دوبھر ہوتا تھا۔ اب اس رات کو جو حسب معمول اسی وقت آنکھ کھلی تو حقہ کی خواہش نے بڑا زور دکھایا۔ اور حقہ طلب کرنے کو بہت دل چاہا اور یہ خیال بار بار آتا کہ جب کلی طور پر ممنوع اور حرام تو ہے نہیں تو چنداں حرج بھی کیا ہے مگر ایک دوسرا خیال جو اس کے مقابل میں زور سے پیدا ہو رہا تھا وہ یہ تھا کہ حقہ ترک کرو۔ اور ہمت کر کے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤ۔ اور تہجد کے نفل پڑھ لو۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ برابر دس پندرہ منٹ تک یہ جنگ میرے اندر جاری رہی۔ آخر ملکوتی تحریک غالب آئی۔ اور اللہ کا نام لے کے اٹھ کھڑے ہوئے اور حقہ کی بد عادت کی بجائے تہجد کے بابرکت نوافل کی دائمی نعمت اور برکت پائی ونعم ما قال اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیئات

اگلے روز جو خط سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا اس میں اس قلبی جنگ کا تذکرہ کیا جو حضور نے جواباً تحریر فرمایا کہ یہ ان شاء اللہ بہت مبارک بات ہوئی۔ اور بہت سی روحانی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

دیانت و امانت

مال حرام سے کوسوں بھاگتے تھے! احمدیت سے قبل کا واقعہ ہے کہ کسی حاجت مند نے اس وقت جبکہ آپ روزانہ نشست گاہ میں نماز میں مشغول تھے۔ چپکے سے ایک سو روپیہ کی رقم مصلے کے نیچے رکھ دی۔ اور رکھ کر بھاگ گیا۔ جونہی آپ نماز سے فارغ ہوئے اور اس رقم پر نظر پڑی تو بلا توقف آپ نے اس رقم کو "آگ کا انگارا" جان کر اس شخص کا تعاقب کیا اور راستہ میں ہی جا لیا۔ اور رقم اسے واپس کر کے متنبہ کیا کہ دیکھو پھر کبھی ایسا نہ کرنا۔ یہ دیانتداری ساری عمر آپ کی زندگی کی زینت رہی۔ اور اولاد کو بھی ہمیشہ اسی طریق پر کاربند ہونے کی نصیحت فرماتے رہے۔

صدقہ و خیرات

یہ بھی ایک دائمی عادت کے طور پر آپکی زندگی کا جزو تھا۔ اور اکثر ایسے رنگ میں غرباء کی مدد فرماتے کہ کسی کو ہاتھوں ہاتھ خبر نہ ہوتی۔ سرکاری ملازمت کے دوران میں دفتر جاتے ہوئے نہ صرف یہ کہ خیرات کے لئے نقدی جیب میں رکھتے بلکہ باجرہ کی ایک تھیلی بھی ساتھ ہوتی۔ جو راستہ میں کبوتروں اور دیگر پرندوں کو کھلایا کرتے۔ مستعمل کپڑے قبل اس کے کہ وہ بوسیدہ ہوں اچھی حالت میں قادیان کے غرباء کے لئے بھیج دیا کرتے اور اپنے لئے نئے کپڑے سلوا لیتے۔

نماز، نوافل، ذکر الٰہی

احمدیت کی صبح صادق کا اثر تو خاندان میں پہلے ہی تھا۔ اور احمدیت سے قبل بھی آپ نماز پابندی کے ساتھ اور وقار کیب تھ سنوار کر ہی ادا کرتے تھے۔ مگر سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد تو یوں جانئے کہ گویا ۲۴ گھنٹے ہی نماز کی حالت میں گذارتے۔ دفتر کے کام کی تکان اور مسجد کی دُوری کبھی بھی مسجد میں باجماعت نماز کے رستے میں آپ کے لئے روک نہیں بن سکی۔ اور تقریباً ہر مغرب و عشاء کے بعد آپ نوافل زائد پڑھا کرتے تھے۔ اور گھر میں آکر بستر میں جانے سے قبل مزید نفل ادا کرتے اور مسجد آنے جانے کے راستہ میں برابر تسبیح اور استغفار آپ کی زبان کو تر رکھتے تھے یہی ذکر الٰہی دفتر کو جانے آنے کے راستے میں اور سفروں میں بھی برابر جاری رہتا۔ اور کوئی وقت ذکر الٰہی کے بغیر نہ گذرتا۔ تہجد میں بہت ہی باقاعدگی اور التزام ہوتا۔ اس عاجز کی اہلیہ صحابیہ ہیں۔ اور ان میں آج تک تہجد کے علاوہ اشراق اور ضحیٰ اور دیگر نوافل کا برابر شوق قائم ہے۔ جب اس عاجز کی اہلیہ کو اشراق اور ضحیٰ پڑھتے دیکھتے۔ تو فرماتے کہ ارے تم تو مجھ سے بڑھ چلی ہو اور پھر اس نفل میں خود بھی ایسے اوقات کے نوافل کو شروع فرما دیتے۔

خواب میں اذان

بیعت کے تھوڑے عرصہ بعد کی بات ہے کہ بوقت تہجد میرے خالہ زاد بھائی بابو سلامت علی صاحب اتفاقاً جاگ رہے تھے اور حضرت والد صاحب رضؓ ابھی تک چارپائی پر سو رہے تھے۔ کہ یکا یک آپ نے سونے ہی کی حالت میں قدرے اونچی آواز سے اذان دینا شروع کر دی۔ اور آخر تک پوری اذان کہی۔ اس خواب کا غالباً آپ نے بعد میں کسی سے تذکرہ نہیں کیا۔ اور شاید بھول بھی گئے ہوں۔ .... مگر بھائی سلامت علی صاحب نے صبح ہونے پر تعبیر نامہ کی ایک کتاب کی ورق گردانی کر کے معلوم کیا کہ جو شخص خواب میں اذان دیوے۔ اسکی تعبیر یہ ہے کہ ایسا شخص نیک اور لمبی عمر پائے گا اور فریضۂ حج بھی ادا کرنے کی توفیق پائے گا۔

یہ خواب بھائی سلامت علی صاحب نے مجھے سنا دی تھی۔ اور تعبیر بھی بتا دی جو بعینہٖ ویسے ہی پوری ہوئی۔ بلکہ حج کے علاوہ اذان میں یہ تعبیر بھی مخفی تھی کہ ایسا شخص توحید الٰہی اور رسالت محمدیہ کے اعلان اور تبلیغ کی بھی توفیق پائے گا۔ اور یہ تعبیر بھی بفضلہ تعالیٰ آپ میں پوری ہوئی۔ اور علاوہ اپنے ہم جلیسوں میں متواتر تبلیغ میں عمر گذارنے کے بحکم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (متعنا اللہ بطول حیاتہ) ۱۹۲۸ سے ۱۹۳۲ تک لندن میں بطور مبلغ اور امام مسجد کے تبلیغ خاص کی نعمت بھی پائی +

شوقِ تبلیغ

۱۹۰۹ء میں بیعت کے بعد فیروزپور میں آپ باقاعدگی اور التزام کے ساتھ تعلیم یافتہ اور سمجھدار طبقہ میں تبلیغ کے لئے نکلتے اور کئی لوگوں کو آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی۔ ....

....

....

....

۱۹۱۰ء میں ہی آپ نے رخصت حاصل کر کے حضرت داداجان رضی اللہ عنہ کی معیت میں حج بیت اللہ کی نعمت پائی۔ اور اسکے ساتھ ہی ارادہ تھا کہ حج سے فارغ ہو کر سیدھے لندن جا کر تبلیغ اسلام کریں گے مگر اس وقت کسی وجہ سے یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ مگر بعد ازاں ۱۹۲۸ء میں یہ ارادہ پورا ہوا۔

محبّتِ قادیان

احمدیت سے قبل آپ نے ایک مکان راولپنڈی میں تعمیر کروایا تھا۔ لیکن احمدیت میں آنے کے بعد آپ نے قادیان میں مکان بنانا چاہا۔ اور استفسار کرنے پر سیدنا حضرت امیرالمومنین نے ازراہِ کرم یہ مشورہ دیا کہ راولپنڈی کا مکان فروخت کر دینا چاہیئے تا ایسا نہ ہو کہ اولاد یا نسل کا ایک حصّہ قادیان سے باہر والے مکان کی طرف رغبت کرے۔ چنانچہ راولپنڈی والا مکان فروخت کر کے پھر مکان قادیان میں بنایا گیا۔

چار سال لندن میں تبلیغ کرنے پر سیدنا حضرت امیرالمومنین اطال اللہ بقاءہ وایدہ بنصرہ العزیز نے آپ کے تبلیغی کام کی عمدگی کے پیش نظر یہ تجویز پیش فرمائی کہ عاجز کی دوسری والدہ محترمہ کو بھی لندن بھیج دیا جائے۔ تا آپ چند سال کیلئے مزید اپنے تبلیغی کام کو لندن میں جاری رکھ سکیں۔ مگر حضور نے یہ اختیار بھی دیا کہ اگر چاہیں تو واپس آ سکتے ہیں۔ اس پر آپ نے واپس آ کر قادیان کی زندگی کو لندنی کام پر ترجیح دی اور واپس آ گئے اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھے اس "کفر گڑھ" (یعنی لندن) میں مزید رہنا پسند نہ تھا۔

خلافت کے ساتھ وابستگی

آپ نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذاتی تعلق و خلوص و اطاعت رکھتے تھے۔ بلکہ بیعت کے بعد سے ہی سلسلہ کے سارے بزرگوں کے ساتھ ذاتی تعلق رکھنے کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (حضور ان دنوں حضرت میاں صاحب کے نام سے معروف ہوا کرتے تھے) کے ساتھ آپ کا خاص دوستانہ تعلق قائم ہو گیا تھا۔ اور حضور ہی سے آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ سبقاً سبقاً پڑھا اور انصار اللہ کے بھی ممبر ہوئے۔ جن کا خاص کام تبلیغ اور تربیت جماعت ہوا کرتا تھا۔ حضور کے ساتھ باقاعدگی سے خط و کتابت رہتی تھی۔

اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے موقعہ پر جو قادیان اور بیرونی جماعتوں کے نمائندے قریباً ۱۲۰۰ کی تعداد میں فوراً قادیان میں جمع ہو گئے تھے۔ آپ بھی اس مجمع میں شامل تھے (حضرت داداجان جناب مولوی عمرالدین صاحب رضی اللہ عنہ اور یہ عاجز بھی اس مجمع میں شامل تھے) جنہوں نے روز اوّل ہی مسجد نور میں ۱۵ مارچ ۱۹۱۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی نعمت پائی اور خلافت کی حقانیت اور نبوۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صداقت کی متواتر اشاعت و تبلیغ میں آپ نے کافی سے زیادہ حصّہ پایا۔ (باقی)

مسئلہ جمع بین الصلوتین

(از مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل)

—(۱)—

قرآن کریم میں ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (نساءع ۱۵) کہ یقیناً نماز مومنوں کے لئے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کیونکہ میں طبعاً اور فطرتاً اس کو پسند کرتا ہوں کہ نماز وقت پر ادا کی جائے اور نماز موقوتہ کے مسئلہ کو بہت ہی عزیز رکھتا ہوں۔ بلکہ سخت مطر میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ نماز اپنے وقت پر ادا کی جائے۔"

(الحکم ۱۹۰۲ء)

پس اصل مسئلہ نماز کے متعلق یہی ہے کہ وقت پر ادا کی جائے۔ مگر ضرورتِ شرعیہ کے وقت ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر ہوتے تو نماز ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء جمع کر لیتے تھے۔ اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے کوچ کرتے تھے اور ابھی سورج ڈھلا نہ ہوتا تھا تو ظہر کو عصر کے وقت تک پیچھے کرتے۔ اور پھر اتر کر دونو نمازیں جمع کر لیتے۔ لیکن اگر سورج ڈھل چکا ہوتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔ یہ روایت بخاری و مسلم دونو میں ہے۔ اور ایک روایت حاکم میں سند صحیح سے مروی ہے کہ ظہر و عصر دونو نمازیں پڑھ کر سوار ہوتے۔ اور ابی نعیم کی روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے اور سورج ڈھل جاتا تو ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے پھر کوچ فرماتے۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع فرما لیتے تھے۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں:۔

"جمع بین الصلوتین یا ایسے عذر سے جو واقعی ہو سُستی نہ ہو۔ مجبوری ہو۔ جائز ہے۔ ترمذی میں لفظ عذر موجود ہے۔"

(اخبار بدر ۷ مئی ۱۹۰۹ء)

جمع صلوتین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل:۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز جو دو رفتہ چند روز تک مسافرانہ طور پر علیگڑھ میں ٹھہرا تھا۔ اور مسافروں کیلئے شریعت اسلام نے رخصتیں عطا کی ہیں اور ان سے دائمی طور پر انحراف کرنا ایک الحاد کا طریق قرار دیا ہے ان سب امور کی رعایت میرے لئے ایک ضروری امر تھا۔ سو میں نے وہی کیا جو کرنا چاہیئے تھا۔ اور میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ میں نے اس چند روزہ اقامت کی حالت میں بعض دفعہ مسنون طور پر دو نمازوں کو جمع کیا ہے اور کبھی ظہر کے اخیر وقت پر ظہر و عصر دونوں نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا ہے۔" (رسالہ فتح اسلام صفحہ ۲۰)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ مدت ہوئی حضرت امام علیہ السلام سے جمع کی نسبت عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جمع کرنے والا اپنے نفس میں غور کر کے دیکھ لے کہ آیا وہ نفس کی شرارت سے اور کسل کی تحریک سے جمع کرتا ہے یا خدا کے لئے کرتا ہے۔ مجھے تو اُسی وقت سے یہ جواب بڑا اچھا اور لذیذ معلوم ہوتا ہے اور میں اسے کافی اور قاطع جواب سمجھتا ہوں۔"

(مجموعہ فتاوی ۱۹۱۲ء)

بعض دکاندار اور ملازم پیشہ لوگ معمولی عذرات سے نمازیں جمع کرنے کے عادی ہوتے ہیں ایسے لوگوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جن کو بہت کثرت سے اشغال ہیں ان کو زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض فوت ہو جاتے ہیں۔ پس بعض اوقات ظہر و عصر کا جمع کرنا اور مغرب و عشاء کا جمع کرنا جائز ہے۔ میں جانتا ہوں کہ حکام سے بھی اگر نماز کے لئے پوچھیں تو اجازت دیدیتے ہیں اور اعلیٰ حکام کے ماتحت افسروں کو ہدایتیں ہوتی ہیں نمازیں ایسے بیجا عذر اپنے نفس کے کچاپن کے سوا اور کچھ نہیں۔"

([illegible] صفحہ ۲۴)

حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مرحوم نے اپنی تفسیر القرآن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل کے مطابق تحریر کیا ہے:۔

"سفر میں اکثر اوقات ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ یعنی ایک ہی وقت میں پہلے ایک اور پھر دوسری نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اور جب جمع کرتے ہیں تو اذان ایک ہی ہوتی ہے اور اقامت دو دفعہ اور کبھی سخت بارش یا بیماری کی وجہ سے بھی جمع کرتے ہیں جیسے سفر میں جمع کرتے ہیں اور ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔" (تفسیر القرآن صفحہ ۱۸۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد:۔

ایک دفعہ قادیان میں محلہ دارالبرکات کے احباب کا اختلاف جمع بین الصلوتین پر ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور شکایت موصول ہوئی۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ:۔

"گو بارش نہ ہو مگر کیچڑ ہو۔ اور سخت اندھیرا ہو۔ اور چلنا مشکل ہو۔ تو اس صورت میں بھی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں۔"

(باقی دارد)

اذکروا موتکم بالخیر

(از مکرم مسعود احمد جہلمی واقف زندگی)

جماعت احمدیہ جہلم کے ایک نہایت مخلص رکن محترم میاں لعل دین صاحب (ولد بوڑے خاں صاحب) مورخہ ۱۱ر جولائی تقریباً ساڑھے تین بجے بعد دوپہر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سلسلہ حیات و ممات تو ایک ایسا چکر ہے کہ ابتدائے آفرینش سے کوئی بھی ذی روح ہستی اس سے گریز نہیں پا سکی۔ ہر وہ انسان جو اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ بالآخر ایک نہ ایک دن دارِ آخرت کی طرف کوچ کر کے اس جہان فانی سے اپنے تعلقات اور علائق کو منقطع کر لیتا ہے۔ لیکن بعض وجود ایسے ہوتے ہیں اور خاص طور پر ماموریں کی جماعتوں میں تو ایسے وجودوں کی کمی نہیں ہوتی کہ جن کی زندگیاں اس قابل ہوتی ہیں کہ آئندہ آنیوالی نسلیں انہیں اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

محترم میاں لعل دین صاحب مرحوم بھی ایسے ہی وجودوں میں سے ایک تھے کہ جو پیچھے آئے لیکن بہتوں سے آگے بڑھ گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر کم و بیش چہتر سال تھی اور آپ خلافت ثانیہ کے ابتداء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وطول عمرہٗ کے دست مبارک پر بیعت کر کے مشرف باحمدیت ہوئے

احمدیت کے ساتھ اخلاص اور وابستگی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کے ساتھ والہانہ عشق و محبت اور خاص طور پر مالی قربانی کرنے میں آپ کا وجود جماعت احمدیہ جہلم کے لئے ایک قابل رشک نمونہ تھا۔ آپ کی مالی حالت گو متوسط سی تھی لیکن مالی قربانیاں کرنے میں آپ ساری مقامی جماعت سے سبقت لے گئے تھے کوئی ایسی تحریک نہ ہوتی تھی کہ جس میں آپ بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیتے جو کچھ آپ کا تھا وہ آپ اپنا نہیں بلکہ سلسلہ کا ہی سمجھتے تھے اور دل کھول کر مالی تحریکات میں حصہ لیتے تھے آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے السابقون الاولون مجاہدین میں سے تھے۔ اور تحریک جدید کے چندہ کی رقم کے لحاظ سے جماعت احمدیہ جہلم میں آپکا نام سرفہرست تھا۔

آپ نے احمدیت قبول کرنے کے تھوڑا عرصہ ہی بعد وصیت کر دی تھی اور آخر دم تک وصیت کا چندہ ادا کرتے رہے ہیں اب تقریباً دس سال سے بوجہ بڑھاپے اور دیگر عوارضات کے آپ کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا اور نہ ہی آپ کی کوئی نرینہ اولاد تھی لہذا آپ نے بسر اوقات کے لئے اپنا مکان فروخت کر دیا تھا اور اسی رقم سے گذارہ چلاتے تھے۔ لیکن وصیت کے چندہ میں آخر وقت تک کمی نہیں آنے دی اور جب آپ کو یہ کہا گیا کہ چندہ وصیت تو آمد پر ہوتا ہے۔ اور چونکہ آپ کا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اس لئے اگر آپ وصیت کا چندہ نہ بھی دیں تو عند اللہ ماخوذ نہیں ہیں۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ آخر میں خود تو کچھ کھاتا ہوں اور یہی میری آمد ہے۔

مرحوم کو مساجد کی تعمیر میں حصہ لینے کا بے حد شوق تھا۔ چنانچہ حال ہی میں وکالت تبشیر کی طرف سے فرانکفورٹ میں ایک مسجد تعمیر کرانے کے لئے جب چندہ کی تحریک ہوئی تو آپ نے باوجود معیلی ہونے اور اخراجات کے زیادہ ہو جانے کے ڈیڑھ صد روپیہ کا خطیر عطیہ پیش کیا۔ جب آپ برسر روزگار تھے تو کئی بار جب کبھی جہلم کی مسجد احمدیہ کے کسی حصہ میں مرمت کی ضرورت ہوتی تو آپ اپنی گرہ سے خرچ کر کے مرمت کرا دیتے۔ علاوہ ازیں جب کبھی جماعت کے مقامی فنڈ میں کوئی کمی واقع ہو جاتی یا کوئی ہنگامی ضرورت در پیش آجاتی تو سیکرٹری صاحب مال کا [illegible]ن ہے کہ میرے کہنے پر آپ فوراً مطلوبہ رقم پیش کر دیتے۔

غرض کہ آپ کے دل کی سب سے بڑی تمنا یہی تھی کہ اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں لٹا دیں۔ آپ کی اپنی زندگی کا یہ حال تھا کہ تمام عمر سادہ اور معمولی لباس زیب تن کیا اور معمولی خوراک پر ہی کفایت کی اور جس قدر بھی پس انداز ہو سکا۔ اس میں سے زیادہ سے زیادہ خدا کی راہ میں دینے کی کوشش کی۔

مرحوم کی ایک ایک خصوصیت آپ کا زبردست عزم و استقلال ہے۔ جس کی نظیر الٰہی جماعتوں کے سوا کہیں اور نہیں مل سکتی۔ آپ احمدیت قبول کرنے سے پیشتر افیون کھانے کے شدید عادی تھے اور ہر روز خاصی مقدار افیون کی استعمال کرتے تھے۔ جب آپ نے احمدیت قبول کرنے کے بعد وصیت کی تو سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ جہلم کا بیان ہے کہ میں جب آپ کے وصیت کے فارم کی تصدیق کرنے لگا تو مجھے اس وقت سخت گھبراہٹ ہوئی۔ کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ افیون کے عادی ہیں۔ جب سیکرٹری صاحب نے مرحوم کو بتایا تو آپ نے اسی وقت کہہ دیا کہ اگر افیون میرے وصیت کرنے میں مانع ہے تو میں اسے ابھی ترک کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس نیک عہد کے پورا کرنے کی تا دم آخر توفیق عطا فرمائی۔ اور آپ نے اس دن سے آخر تک افیون کو منہ نہ لگایا۔

مرحوم زیادہ لکھے پڑھے نہ تھے لیکن سلسلہ کے لٹریچر اور مسائل سے بخوبی آگاہ تھے اور اس کی وجہ آپ کا اخبار الفضل سے انتہائی لگاؤ تھی۔ جب سے آپ نے احمدیت قبول کی اس وقت سے آخر تک آپ باقاعدہ الفضل کے خریدار رہے ہیں۔ اور الفضل کا روزانہ مطالعہ تو گویا آپ کی خوراک تھا۔ جب تک اخبار کو اول سے آخر تک نہ پڑھ لیتے چین نہ آتا۔

مرحوم کا ایک نمایاں وصف نماز باجماعت کو التزام کے ساتھ ادا کرنا تھا۔ آپ کا مکان گو شہر کی مرکزی مسجد سے کچھ فاصلے پر ہی تھا مگر پھر بھی ظہر اور مغرب کی نماز آپ بلاناغہ مسجد میں ادا کرتے۔ طبیعت کی زیادہ خرابی یا موسم کی نامناسبت کے سوا عموماً کوئی بھی مصروفیت آپ کے اس فرض کی ادائیگی میں حارج نہ ہوتی۔ فرض نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ نماز تہجد کو بالالتزام ادا کرنا آپ کا شعار تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وطول عمرہٗ کی ذات بابرکات کے ساتھ تو آپ کو والہانہ محبت تھی اکثر حضور کے بلند مقام اور آپ کے کارہائے نمایاں کا ذکر کر کے آپ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔ آپ کی وفات سے چند ہی روز پہلے جب میں آپ کی عیادت کے لئے آپ کے مکان پر گیا تو اس دن کسی وجہ سے اخبار الفضل نہیں پہنچ سکا تھا۔ اس لئے حضور کی صحت و سلامتی کے بارہ میں تازہ اطلاع نہ ملنے پر بے تاب تھے۔ میرے جاتے ہی حضور کی صحت کے بارے میں دریافت کیا اور پھر جماعت کی حقانیت اور اس کے شاندار مستقبل کے بارے میں باتیں کرتے کرتے اس قدر جوش میں آئے کہ باوجود ضعف کے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

الغرض مرحوم ایک متقی اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ جن کی زندگی احمدیت اور اسلام اور خدا کی محبت میں گذری۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کے ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ آپ نے ایک بیوہ اور دو بیٹیاں جو شادی شدہ ہیں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی موصیہ ہیں اور اپنے مرحوم خاوند کی طرح احمدیت کی سچی خادمہ ہیں۔ وہ کچھ عرصہ سے آنکھوں کی بینائی کے جاتے رہنے کے باعث معذور ہیں اور احباب کی دعاؤں کی محتاج ہیں

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کا جنازہ ربوہ لایا جانا تھا۔ مگر سیلاب کی وجہ سے ربوہ جانیوالے تمام راستے مسدود تھے۔ جس کی وجہ سے فی الحال چھ ماہ کے لئے بطور امانت جہلم کے قبرستان میں ہی دفن کر دیا گیا۔

اعلان نکاح

مکرم عبدالرحمان صاحب شاہد مبلغ سیلون کا نکاح مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب نے محترمہ رحمان بی بی صاحبہ بنت مکرم محمد مرزوق عالم صاحب سے بتاریخ ۲۶/۵ کولمبو میں دو صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

(وکالت تبشیر)

ولادت

(۱) بروز بدھوار مورخہ ۲۴/۶ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت عزیز نومولود کی صحت اور سلامتی کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار شریف احمد ولد بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

(۲) یکم جولائی بروز بدھ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی جان چوہدری مہر اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ متعینہ کوہ مری کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "حامدہ" نام تجویز فرمایا۔ نومودہ چوہدری سلطان احمد صاحب آف سماعیل ضلع گجرات حال شریف آباد سندھ کی پوتی اور چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو صالحہ دیندار باعمل بنائے۔

(خاکسار محمد ارشد چوہدری بی۔ اے۔ ایس۔ سی ــــ مری)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں داخلہ

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

امسال اجتماع میں داخلے کے لئے چند ایک امور کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین ان کی پوری پابندی کریں تا وقت پر تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

(۱) کسی خادم کو مقام اجتماع میں زائر کی صورت میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ نہ مقامی نہ بیرونی۔ پس کوئی خادم اس خیال سے نہ آئے کہ وہ مقام اجتماع میں بغیر اجتماع میں شامل ہوئے داخل ہو سکے گا۔

(۲) اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کو اپنا نام معہ مکمل کوائف مقام اجتماع میں داخلے سے رجسٹر میں درج کرانا ضروری ہوگا۔ اس کے لئے عنقریب مرکزی دفتر کی طرف سے جملہ مجالس کو فارم بھجوائے جائیں گے جو انفرادی طور پر ہر خادم سے متعلق ہوں گے جو اجتماع میں شامل ہو رہا ہے۔ مجالس اس بارہ میں اطلاع دیں کہ ان کی طرف سے کتنے خدام اجتماع میں شامل ہوں گے تا اس قدر فارم بھجوا دیئے جائیں۔

(۳) اس مرتبہ مقام اجتماع میں کوئی دکان نہیں ہوگی۔ اس لئے تھیلیوں میں چنوں کا ہونا ضروری ہے تا ناشتہ میں سہولت ہو۔ ناشتہ چنوں کا ہوگا۔

(۴) رہائشی خیموں کے لئے اراکین مکمل سامان ساتھ لائیں۔ وقت پر یہاں پر نہ مل سکے گا ایک خیمہ کے لئے دو کھمبے یا دو دو تھمیاں۔ چار لاٹھیاں اور آٹھ کھونٹیاں و رسی درکار ہوگی

(۵) ہر خادم کے پاس اس کا سفری تھیلا معہ ضروری سامان ہر وقت مکمل موجود رہنا چاہیئے اس مرتبہ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔ اور مقام اجتماع میں داخلہ سے قبل گیٹ پر تھیلیوں کی مکمل پڑتال کی جائے گی اور جس کا تھیلا معہ ضروری سامان کے مکمل نہ ہوا اسے اجتماع میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئیں اور ضروری سامان ان کے ساتھ ہو۔

مطلوبہ سامان کی فہرست درج ذیل ہے:۔

تھیلا۔ ایک سیر بھنے ہوئے چنے۔ ایک مگ یا گلاس۔ ایک پلیٹ۔ سوئی۔ دھاگہ دیاسلائی۔ پنسل۔ قلم تراش۔ دو گز لمبی چارگز چوڑی پٹی یا ۳۰ × ۳۰ × ۴۰ انچ کا رومال ایک موٹی چھوڑی۔ ہر حزب کے ساتھ ایک چھوٹی بالٹی ضروری ہے۔

نوٹ:۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ اجتماع کے موقعہ پر آبخورے پیالے اور بالٹیاں نہیں دی جائیں گی۔ ان کا انتظام کرنا ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین

مکرم شیخ عبدالجلیل صاحب عشرت لاہور سے جو خود اپنا چندہ ہر سال اضافہ سے ادا فرماتے رہے ہیں ستاب دیکھ کر لکھتے ہیں:۔

"بعض ایسے بھی ہیں جو خود متواتر انیس سال تک (چندہ تحریک جدید) دیتے رہے ہیں۔ اب ان کی اولاد کے لئے ستاب کا دیا جانا ضروری ہے۔ تا ان کی اولاد بھی اپنے بزرگوں کی اقتداء میں اشاعت اسلام میں شاندار مدد کرے۔ چونکہ انہوں نے اپنے معین اقرار کے نام لکھے ہیں انکی اولاد کیلئے کتاب دی جاسکتی ہے

ڈاکخانہ میں روزانہ متعدد تعداد میں وی پی کئے جا رہے ہیں اور ریلوے پارسل بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔ ریلوے کا راستہ جاری ہونے پر پارسل ریلوے میں بلٹی کرا دیئے جائیں گے اور بلٹی اخراجات کے لئے وی پی ہوگی۔

پھر لکھا جاتا ہے کہ آپ کو اپنا نام کتاب میں دیکھنے کے لئے اپنی یاد تازہ کرنی چاہیئے کہ آپ نے انیسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا تھا۔ اسی جماعت یا براہ راست افراد میں آپ کا نام شائع شدہ ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

(برکت علی خاں (پنشنر) وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا:۔ (۱) میں مخلصانہ مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے اس بارہ میں درخواست دعا ہے۔ (مقبول احمد بھٹی محکمہ نہر لاہور)

(۲) میرے والد بابو کرم الٰہی صاحب کی کچھ عرصہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (منظور الٰہی سپرنٹنڈنٹ ای اینڈ ایم فیض باغ لاہور)

قبولیت دعا کا گر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کروانے والوں کو صحیح طریق اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے:

"جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جو طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے!"

موجودہ وقت میں جو دوست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں وہ بیرونی ممالک میں اسلام کے نور کو پھیلانے کے لئے تعمیر ہونے والی مساجد میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیتے رہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی فوری ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی غانا میں اساتذہ کی مندرجہ ذیل تین اسامیوں کی فوری ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہشمند اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع تعلیمی کوائف و نقول سندات وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہے۔

(۱) اسامی ایم۔اے ریاضی فرسٹ کلاس
(۲) اسامی ایم۔اے جغرافیہ کم از کم سیکنڈ کلاس۔
(۳) اسامی مولوی فاضل بی۔اے انگلش۔

تعلیمی تجربہ رکھنے والے درخواست دہندگان کو ترجیح دی جائے گی۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

داتہ ضلع ہزارہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۳/۶/۵۹ بشام کو مسجد احمدیہ داتہ ضلع ہزارہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ مڈل سکول داتہ نے سرانجام دیئے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی فرمائی اور بعدہ مکرم مولوی محمد طفیل صاحب مربی سلسلہ نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائی جو قریباً اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی۔

(رحمت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ داتہ۔ ضلع ہزارہ)

رسالہ ایک غلطی کا ازالہ مفت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" خوبصورت ٹائپ پر طبع کرایا گیا ہے۔ زعماء مجالس انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ کے لئے ضرورت کے مطابق بلاقیمت طلب فرمائیں۔ احباب اس کا ذخیرہ جلد پایہ تکمیل تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

ایک غیر احمدی دوست میرے ہم نام ہیں یعنی حکیم محمد لطیف صاحب حافظ آبادی ربوہ کے اکثر علمائے کرام اور مبلغین سلسلہ سے بعض اعتراضات کے جوابات بذریعہ خط و کتابت حاصل کرنے کے عادی ہیں۔ اور ان کے بعض اعتراضات کے جوابات الفضل میں بھی شائع ہو چکے ہیں جن سے اکثر احباب کو میرے متعلق غلط فہمی ہو جاتی ہے کہ شاید ایسے اعتراضات کرنے والا میں ہوں۔ چونکہ میرے ہم نام حکیم صاحب نے اس سلسلہ کو ابھی تک بند نہیں کیا۔ لہذا احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اس نام سے مغالطہ نہ کھائیں اور کم از کم میرے متعلق غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔

(حکیم محمد لطیف احمدی مالک دواخانہ ہمدرد پاکستان۔ مین بازار حافظ آباد)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۸۲ میں رشید احمد بھٹی ولد قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتا ہوں جو انشاء اللہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ جو جائیداد میں پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو کرتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد۔ رشید احمد بھٹی مورخہ ۲۳/۲/۵۹ء

گواہ شد بشیر احمد ولد موصی رشید احمد بھٹی احمد کمرشل کالج ۲۳۔ ۲۱ مری روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ محمد سعید ولد محمد شریف صاحب مرحوم گلی نمبر ۱۲ محلہ موہن پورہ۔ راولپنڈی

خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا

العبد رشید احمد ولد چوہدری محمد شریف معلم چاہ جگی۔ ڈاکخانہ ساہیوال۔ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم دین دارالنصر شرقی ربوہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت

نمبر ۱۵۳۸۳ میں رشید احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ۔ ملازمت وقف جدید عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۰۹ R.B ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ اراضی زرعی تعدادی رقبہ پانچ گھماؤں واقع چک ۲۰۹ R.B لائلپور میں گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے متروکہ اراضی مشرقی پنجاب کے عوض مستقل الاٹ ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۱۲۵۰۰/- ہوگی۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مندرجہ بالا جائیداد کی قیمت وصول شدہ کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد وقف جدید کے ذریعہ ہے جو ۵۰/- روپے الاؤنس ہے۔ اور تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل

نمبر ۱۵۳۸۴ میں دیوان علی ولد شمس دین قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت جلسہ ۱۹۱۴ء دستی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ساکن سرائے عالمگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد جائیداد کوئی اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

تفصیل جائیداد غیر منقولہ

(۱) ایک کنال زمین چاہی قیمتی ۳۰۰/- (جدی ورثہ)

(۲) تین کنال زمین بارانی قیمتی ۳۰۰/- (دو کنال جدی اور ایک کنال خود پیدا کردہ)

(۳) ایک مکان پختہ تین مرلہ تقریباً ۵۰۰/- (زمین نکان جدی اور خود تعمیر کردہ) میزان ۱۰۰۰/- (۴) ایک مکان پختہ رشتہ داروں کے فیصلہ ہونے پر حصہ وصیت ادا کروں گا۔

العبد دیوان علی بقلم خود

گواہ شد:۔ مرزا عبد الحق معلم عربی ہائی سکول سرائے عالمگیر

گواہ شد۔ عبد القیوم ولد دیوان علی سکنہ سرائے عالمگیر

دائمی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

نمبر ۱۵۳۸۵:۔ میں غلام حیدر ولد شیخ شہاب الدین قوم شیخ قانونگوئے پیشہ ملازمت عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن راجہ جنگ حال گڑھی شاہو ڈاکخانہ علامہ اقبال روڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرا پانچ مرلے کا ایک مکان پختہ نمبر ۳۱ حسین سٹریٹ نمبر ۲۵ محلہ فیروز گنج گڑھی شاہو لاہور۔ میں ذاتی خود تعمیر کردہ ہے جس پر تین ہزار پانچ صد روپیہ لاگت آئی تھی۔ اور فی الحال بسلسلہ حفاظت مرکز سات ہزار ۷۰۰۰/- روپیہ میں تا زندگی وقف شدہ ہے۔ یہ بازاری قیمت کارکنان سلسلہ کی خود تشخیص کردہ ہے۔ جس میں سے قریباً ستر روپے کی ایک قسط حفاظت مرکز کی مد میں میری طرف سے ادا ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں چھ ہزار چار صد ستر (۶۴۷۰/-) روپیہ دفاتر بیت المال اور امانت تحریک جدید ربوہ میں نقد جمع ہے۔ بوجہ پیرانہ سالی چونکہ میں کوئی کام کرنے کے قابل نہیں اس لئے میرا گذارہ اسی اثاثہ پر ہے۔ جس میں سے وقتی چندہ جات بھی ادا کرتا رہتا ہوں۔ یہ جائیداد میری خود پیدا کردہ ہے میرے والدین بہن بھائی میری صغر سنی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ جدی جائیداد میں سے مجھے کوئی حصہ نہیں ملا۔ سب کچھ میرے غیر احمدی چچوں اور چچا زاد بھائیوں نے خورد برد اور ہڑپ کر لیا تھا۔ لہٰذا مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو یا پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد تجہیز و تکفین کے اخراجات منہا کر کے جو کچھ باقی بچے میرے ورثاء میں بحکم شریعت تقسیم کر دیا جائے۔ میری تین لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں انکے نام رسول بیگم سائرہ بیگم۔ ضیعت بیگم اور لڑکوں کے نام غلام محمد و مہدی حسن ہیں تمام شادی شدہ اور برسر روزگار ہیں۔

العبد:۔ خاکسار غلام حیدر گڑھی شاہو لاہور محلہ فیروز گنج حسین سٹریٹ نمبر ۲۵ مکان نمبر ۳۱ حال روڑے ونڈ۔

گواہ شد:۔ غلام محمد پسر موصی ٹریک سپلائی ڈپو رائے ونڈ

گواہ شد:۔ بقلم خود محمد انور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رائے ونڈ ضلع لاہور

۔۔۔ لیڈر ۔۔۔

(بقیہ صفحہ ۲)

کابل استعمال نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ سخت سے سخت سزا تجویز نہ کی جائے۔ دوسرے لفظوں میں جب تک اسلام کے قانون کو زیر عمل نہ لایا جائے گا۔ یہ جرم کم نہیں ہو سکتا۔ اگر یورپ اور امریکہ اسلامی قانون کو اپنا لیں تو یقیناً وہ تمام برائیاں جو اس فعل سے پیدا ہوتی ہیں۔ بہت کم کی جا سکتی ہیں۔ کھلی آزادی کا نتیجہ یورپ اور امریکہ اچھی طرح دیکھ رہے ہیں۔ اگر امریکہ کی بعض ریاستوں میں جبر کی سزا موت ہے جیسا کہ ہا یو اخباری رپورٹوں سے پایا جاتا ہے۔ تو اسلام نے جو سزا تجویز کی ہے۔ اسکو سخت نہیں کہا جا سکتا۔ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کو اس کا نمونہ پیش کرنا ہے۔

اعلان نکاح

عزیزم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ولد روشن دین صاحب احمدی سکنہ رتی چک نمبر ۵ ضلع شیخوپورہ کا نکاح فردوس بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا عنایت بیگ صاحب صریح چک نمبر ۹۶ ضلع لائلپور کے ساتھ بعوض ۵۰۰/- روپے مہر مکرم منشی بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک صریح نمبر ۹۶ نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ والسلام

روشن دین صاحب احمدی
چک رتی نمبر ۵ شیخوپورہ

اعانت الفضل

محترم چوہدری عبد العزیز صاحب کا ٹھگڑھی کے صاحبزادے مکرم چوہدری عبد الکریم خاں کا ٹھگڑھی شاہد مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے امسال بھی گذشتہ سال کی طرح سارے قرآن مجید کا درس دیا ہے۔ مستورات میں بھی روزانہ ایک گھنٹہ درس دیتے رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے وقت کے تقاضوں کے مطابق انہیں صحیح معنوں میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم چوہدری عبد العزیز کا ٹھگڑھی نے مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

ربوہ کے لنگرخانہ میں سیلاب زدگان کو کھانا کھلانیکا انتظام

مورخہ ۱۰ جولائی سے ۱۷ جولائی تک ۹۲۵ افراد کو کھانا کھلایا گیا

گذشتہ سیلاب کے دوران میں لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی سیلاب زدگان کی خدمت کرنے کی توفیق حاصل رہی۔ چنانچہ ان ایام میں ہزاروں سیلاب زدگان اور مسافر اس لنگرخانہ سے مفت کھانا کھاتے رہے۔ الحمد للہ

مورخہ ۷ جولائی سے ۹ جولائی تک کھانا کھانے والے افراد کی تعداد پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد کی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

مورخہ ۱۰/۷/۵۹ سے لے کر ۱۷/۷/۵۹ تک سیلاب زدگان اور مسافروں کو لنگرخانہ سے ۹۲۵ افراد کو بتفصیل ذیل کھانا کھلایا گیا۔

	صبح	شام		میزان
۱۰/۷/۵۹	۶۰	۶۲	=	۱۲۲
۱۱/۷/۵۹	۷۸	۷۵	=	۱۵۳
۱۲/۷/۵۹	۷۰	۵۶	=	۱۲۶
۱۳/۷/۵۹	۴۶	۴۹	=	۹۵
۱۴/۷/۵۹	۴۵	۴۰	=	۸۵
۱۵/۷/۵۹	۴۰	۳۵	=	۷۵
۱۶/۷/۵۹	۸۲	۶۵	=	۱۴۷
۱۷/۷/۵۹	۶۸	۵۴	=	۱۲۲
میزان	۴۸۹	۴۳۶	=	۹۲۵

(افسر لنگرخانہ ربوہ)

کامیابی اور اعانت الفضل

(۱) میری بیٹی عزیزہ صغرا ڈار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو دینی و دنیوی لحاظ سے موجب برکت بنائے۔ (آمین)

(خاکسار عبد الکریم ڈار آف مشرقی افریقہ حال سیالکوٹ)

نوٹ:- آپ نے اس کامیابی کی خوشی میں مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

(۲) مکرم سید عبید اللہ آف سمالی لینڈ نے امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ انہوں نے اس کامیابی کی خوشی میں دس روپے اس غرض کے لئے بھجوائے ہیں کہ ان کی طرف سے دو مستحق احباب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کیا جائے

احباب دعا فرمائیں کہ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے بابرکت ہو۔ اور آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

پٹیالہ کے کمشنر گرفتار کر لئے گئے

چنڈی گڑھ ۲۱ جولائی۔ پٹیالہ ڈویژن کے کمشنر مسٹر پی کپور آئی سی ایس آج دفعہ ۴۲۰ کے تحت گرفتار کر لئے گئے۔ مسٹر کپور انڈین سول سروس کے سینئر رکن ہیں۔ اور انہیں ملازمت سے معطل کر دیا گیا ہے بعد میں ان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

پاکستان اور کینیڈا میں معاہدہ پر دستخط

کراچی ۲۱ جولائی۔ وزارت خزانہ کے سیکرٹری مسٹر ایس اے حسن اور ہائی کمشنر کینیڈا مسٹر ایچ کو مودان نے آج اپنی اپنی حکومت کی طرف سے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے مطابق دونوں ملک ڈھاکہ اور چٹاگانگ کے درمیان بجلی پہنچانے کے لئے ضروری مشینری کا بندوبست کرنے کے علاوہ بعض مقامات میں عمارتیں بھی تعمیر کریں گے۔

خوشاب سرگودھا سیکشن کی مرمت

لاہور ۲۱ جولائی۔ ریلوے حکام کی اطلاع کے مطابق خوشاب سرگودھا سیکشن پر ریل گاڑیوں کی آمد و رفت ۲۳ جولائی تک دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ گذشتہ سیلابوں کے درمیان خوشاب اور دیگر وال سٹیشنوں کے درمیان ریلوے لائن کو نقصان پہنچا تھا۔ جس کی وجہ سے خوشاب اور سرگودھا کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت معطل ہو گئی ہے۔ توقع ہے کہ اس لائن کی مرمت کا کام ۲۲ جولائی سے قبل مکمل ہو جائے گا

فوج نے حالات پر قابو پالیا

لندن ۲۱ جولائی۔ عراقی فوج نے شمالی عراق میں صورت حال پر قابو پا لیا ہے۔ جہاں پچھلے ہفتے سخت فتنہ و فساد برپا ہوا تھا۔ اب کرکوک میں بالکل امن ہے

سائیکلوں کی تقسیم کے لئے قرعہ اندازی

لائلپور ۲۱ جولائی۔ حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے ضلع لائلپور کے پانچ لاکھ شہریوں کے لئے وقف کردہ ۳۵۰ درآمدی بائیسکلوں کی تقسیم مقامی حکام کے لئے "دردسر" بن گئی ہے کیونکہ کم و بیش آٹھ ہزار شہریوں نے بائیسکلوں کے پرمٹ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں۔ اور ان میں بعض درخواستیں ایسی ہیں جو تین سال قبل پیش کی گئی تھیں بائیسکلوں کی تقسیم کے لئے قائم کردہ بورڈ نے اب فیصلہ کیا ہے کہ درخواست دہندوں کو قرعہ اندازی سے پرمٹ جاری کئے جائیں کیونکہ درخواستوں کی اتنی بڑی تعداد کے پیش نظر پرمٹ جاری کرنے کا کوئی دوسرا طریق کار قابل عمل نہیں

سرکاری زکوٰۃ فنڈ سے عدم توجہی

لائلپور ۲۱ جولائی۔ ضلع لائلپور کے باشندوں نے گذشتہ دو برس سے سرکاری خزانہ کے زکوٰۃ فنڈ میں ایک پائی بھی جمع نہیں کرائی۔ حالانکہ ملک بھر میں زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے سرکاری خزانہ میں ایک باقاعدہ فنڈ قائم ہے یہاں کے صاحب نصاب یتیم خانوں، محتاجوں اور دوسرے مستحق افراد کو براہ راست زکوٰۃ تقسیم کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور شاید ان کی اکثریت زکوٰۃ فنڈ کے قیام سے بھی بے خبر ہے۔

اراضی کے مالکوں کو ہدایت

لاہور ۲۱ جولائی۔ مغربی پاکستان لینڈ کمیشن نے وفاقی دارالحکومت میں اراضی کے مالکوں نیز ایسے خیراتی اور مذہبی اداروں کو جو اراضی کا کوئی حصہ ہبہ کرنے کے خواہاں ہوں، ہدایت کی ہے کہ ہبہ کے سلسلہ میں ڈپٹی لینڈ کمشنر کے نام درخواستیں بھیجیں جن میں حسب ذیل تفصیلات بھی فراہم کی جائیں۔ نام، آبائی جائداد کی تفصیل مجلی وقوع، آباؤ اجداد کا نام جن سے جائداد ورثہ میں ملی ہو عورت کا نام جسے جائداد کا کوئی حصہ دینا مقصود ہو عورت سے رشتے کی وضاحت۔